
LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH
جلد چہارم

# توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تُکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس جنس کی نقلیں بھی کرتے ہیں اور کریں گے۔ اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر نازاں اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی [illegible] نہ بتائیے۔ جو خبر کی پرچہ تو پڑھ جاتے ہیں اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت [illegible] کی اصابت بے روٹ و رعایت [illegible] جیسی صحیح نتائج واقعات، اور بہت سی اصلاحات اخلاقی و سیاسی حالات پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں نہایت جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

# منیجر کی نہایت ضروری گزارش

## قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرطیکہ ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل [illegible] سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جاتی ہے۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا [illegible] کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نوٹ ناظرین کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے [illegible] نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین پر ظاہر نہیں ہو سکتیں۔ ایک نمبر میں جتنے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ [illegible] آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں اور دوسرے پرچے میں آپ حسب خواہش مضامین پائیں لہٰذا بہتر ہے کہ آپ [illegible] اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے حسب طلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو [illegible] سمجھکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ [illegible] ایک مشہور یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان [illegible] اگر [illegible] قیمت [illegible] نہیں ارسال کر سکتے تو انہیں لازم ہے کہ [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اسی طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ [illegible] دوسرا خلاف [illegible] ہے۔

(۶) یہ تو ہو نہیں سکتے کہ [illegible] لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار صاحب [illegible] منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ [illegible] خریداروں کے [illegible] پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت [illegible] یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا [illegible] نہیں ہوتا۔

۷ میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط ارسال [illegible] پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا [illegible] اطلاعی [illegible] کی رسید [illegible] حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں [illegible] اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین [illegible] اودھ پنچ [illegible] شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی جانب پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تحقیر [illegible] نہ ہو فقط۔

## نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

# مضامین غیر نمبر ۱۱

۲۸ مارچ ۱۹۲۹ء

## بوا نصیبن بنام جسٹس سلیمان

نمبر ۲

(رجب ۵ار فروری ۱۹۲۹ء)

ڈاکٹر صاحب! میرے بیان سے تمہیں اچھی طرح معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہندوستان میں کسی ایسے نئے قانون کا بنانا محال ہے جو بیہودہ [illegible] کے بے ہودہ بداعمالیوں کی حفاظت کر سکے اور تمہیں اس بات کا احساس ہے جیسی صورت [illegible] حالیاں بنائیں تم ڈراتے ہو کے ایک [illegible] قانون [illegible] نافذوں پر لگا ہوا ہے اگر تم اپنی رائے ظاہر کرنے کے ساتھ ہی ایک مسودہ ایسے قانون کا بنا کر شائع کر دیتے تو شاید زیادہ مناسب ہوتا۔ ہم بھی اس پر غور کرتے اور تم خود [illegible] الاسلامات سب [illegible] ہے

جو تمام بیماریوں کا خواہ صورت ذات کر کے سمجھتا تھا کہ [illegible] پھیل گئی ہے [illegible] اور اس پر [illegible] کیا سکتا ہے کہ [illegible] زیادہ [illegible] ہیں [illegible] عورتیں گھر میں بیٹھنا [illegible] عورتوں کی بیماری [illegible] شوہروں کی [illegible] کمائی سے وابستہ ہے۔ اسی طرح کہ [illegible] مردوں کے سر [illegible] ہیں۔ مردوں کی اصلاح [illegible] مردوں کا چال چلن درست ہونے سے [illegible] معالج اخلاقی بیماریوں کے علاوہ جسمانی [illegible] میں بھی قریب [illegible] کو مبتلا کر دے گا اور اس [illegible] سی صحت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا جس کی [illegible] تم نے ان الفاظ میں کی ہے۔

"و [illegible] کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ انکو [illegible] بیماریاں ہو جاتی ہیں جن کا اثر [illegible] [illegible] بیمار [illegible]"

کیا تمہیں ترجیح ہے کہ عورتوں کی [illegible] اخلاقی حالت سے [illegible] عورتیں گھر سے نکلتے ہو اور [illegible] سے [illegible] اُن میں [illegible] بیان ہے [illegible] اپنی ناکارہ جنس کی اصلاح کر کے اخلاق اور شرعی قانون کی پابندی کریں [illegible] بیماریوں کی [illegible] کر [illegible] سے [illegible] ہیں۔ تو پھر ہم [illegible] سکتا کہ [illegible] کوئی تمہاری [illegible] کے بغیر [illegible] نہیں نکالا جا [illegible] تم ترجیح [illegible] خوب جانتے ہو کہ کسی قانون [illegible] نہیں ہوتی۔ تم خود ہی اپنی جنس کی [illegible] کا رونا روتے ہو اور [illegible] بداخلاق جنس [illegible] تم [illegible] قرار دو گے کیا یہ عقل و اخلاق کے اعتبار سے صحیح ہے؟

آرٹیکل [illegible] الزام عورتوں پر قائم کیا تھا [illegible] اس سے زیادہ الزام مردوں پر عائد ہوتے ہیں۔ دیکھا ہمارے صبر کا اثر؟

میں نے سیدۃ المشائخ کی حکایت میں اس مونڈی کاٹے کا [illegible] بیان کر دیا ہے جو عورتوں پر مردوں کو ترجیح دیتا تھا سیدۃ المشائخ نے اپنے جواب میں اس دلیل سے فائدہ نہیں اٹھایا کہ [illegible] ہے اور عورت [illegible] چونکہ [illegible] عورت تھی اور [illegible] زمانے کی عورت۔ انفعال [illegible] کا محتاج ہے۔ انفعال فعل کی آرزو [illegible] کرتا ہے مگر فعل کی طرف از خود نہیں بڑھتا اسی کا نام [illegible] ہے۔ اور یہ [illegible] اسی کی حمایت کرتا ہے۔ جس کی [illegible] سے [illegible] ہوتی ہے اسکے [illegible] انفعال میں [illegible] ہوتی ہے اور [illegible] سے ظاہر ہونے لگتا ہے۔ یہ حالت [illegible] اس کے [illegible] کے خوف سے [illegible] سے وہ [illegible] کے ساتھ ہی [illegible] سے بچنا چاہتا ہے [illegible] اپنی [illegible] پھر اس [illegible] کرنے کے بعد وہ [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] کے [illegible] ہو گیا۔ [illegible]

[illegible] فعل ہے [illegible] صورت [illegible] نہیں ہوتا [illegible] انفعال [illegible] ہو جاتے لیکن [illegible] ہوتا ہے اور انفعال مجبور [illegible] انفعال میں [illegible] کی [illegible] مزاحمت۔ انفعال [illegible] اتفاق میں [illegible] کرتا چاہتا تھا [illegible] ہے اور [illegible] کی [illegible] ختم ہو جاتی ہے [illegible] فرق [illegible] انفعال کا [illegible] [illegible] اس فرق کو [illegible] [illegible] ہیں۔ اسے [illegible] [illegible] مرد [illegible] [illegible]۔

وہ ظالم مرد ہے جو عورت کے ساتھ زبردستی کرتے ہیں [illegible] حالت میں [illegible] تم نے ایسے مقدمہ بھی ضرور [illegible] ہوں گے [illegible] عورت کو [illegible] نفرت کرتی ہے مرد اسکے ساتھ [illegible] کرتا۔ [illegible] اندھیرا [illegible] اور شراب [illegible] فعل کرتا ہے اس [illegible] باوجود بھی عورت کا پیٹ پھول جاتا ہے [illegible] بے اختیار [illegible] ہے مجبوری۔ میاں بی بی یا عاشق معشوق کی [illegible] پیار اخلاص میں جھگڑے کی نوبت آجاتی ہے [illegible] مزاحمت کرتے ہیں۔ انفعالی مزاحمت [illegible] جانے کا خطاب ہے [illegible]۔ [illegible] جب [illegible] کا [illegible] پایا جانے لگا [illegible] اس قسم [illegible] کے مرد اور عورت کا [illegible] دامن کا ساتھ ہے اور عورتیں مردوں سے کسی بات میں کم نہیں ہیں [illegible] مردوں کی [illegible] تھی [illegible] بے برکت [illegible] انجام [illegible] میں دیکھتے ہو [illegible] قانون [illegible] [illegible] نہ تمہیں [illegible] کی [illegible] تمہیں [illegible] قائل ہو کر [illegible] ہیں [illegible] ...... [illegible] لوگ موجود ہیں جو [illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] اور [illegible] ہو گیا۔ [illegible] اگر کوئی [illegible] ہندوستانی [illegible] کرے کہ [illegible] اسکی [illegible] کو [illegible] یہ بات بھی کوئی [illegible] نہیں [illegible] کار [illegible] یورپ کا [illegible] ہے اور ہندوستان کا [illegible]

[illegible]

جو صاحب پنساری عطار یا عطر والوں کے [illegible] صحیح پتے حافظ سیتا محمد رفیع صاحب [illegible] [illegible]

طلب ہے ہندوستانیوں کے کلام و طور میں تو نمائش
ہی ہی ہے پر وہاں کے تو ذرا بھی بول چال کے
قائل ہیں اور جو ہندوستانی یورپ کی سیر کر آتے ہیں
ہیں وہ بھی اس آزادی کے جلوے پر مبتلا ہیں۔ یہ
کی بات نہیں۔ لڑکوں کی [illegible] بے چین ہے
اب رواداری کا کوئی دستور پسند نہیں نہ ایشیائی مذہب میں
کوئی مستور بات نظر آتی ہے۔ یورپ کی تقلید کے جذبہ
سے کوئی طرح رواج یا قانون ماننے کے قابل نہیں۔
جو کچھ ہے پارلیمنٹ کا حکم ہے۔ چنانچہ جب پارلیمنٹ نے حکم
نکال دیا تو اگر کوئی قانون بنا یا بھی گیا تو وہ
آدمی کے جوڑے کی طرح ایک جیب سے دوسری گلی [illegible]
ہر شے ریاست کی مرضی ہوا ہوا۔

یورپ کی عورتوں کی کہانیاں دیکھ کے یہاں لوگوں
کے گھر میں پانی بھر آتا ہے کہ ان میں یورپ کی تقلید
ہونے والی ہے وہ شرعی نکاح بیاہ کی قید سے بھی
آزاد ہونے والا ہے۔ لہٰذا پرانی چال اختیار کرنے
والوں کو خطرہ ہونا چاہئے کہ نکاح بیاہ کی قید میں بھی
آگے چل کے تبدیلیاں نظر آئیں گی اور [illegible]
کرنی پڑیں گی۔ مسلمان عورت کے پردے کو ختم ہونا [illegible] غیر
ملکی [illegible] بھی صبر کرنی۔

تم نے چار کے کاندھوں پر چڑھ کے گھر گھر ڈولی
کرنے والیوں کی مذمت کی ہے مجھے بھی [illegible]
نہیں۔ تم مجازی پردے کو مستقل سمجھتے ہو۔ میں بھی
بڑھتے ہوئے اخلاص کو دیکھ کے اس تجویز کو [illegible]
ہوں۔ [illegible] کچھ دنوں میں کنارہ ہو جائیں گے
ڈپٹی کلکٹر۔ اس وقت نہ ڈولی رہ جائے گی نہ کہار مگر
چغتائی صاحب کا تو یہ مطلب نہیں وہ عورت کو کسب
کی زینت بنانا چاہتے ہیں یہ اخلاقی نقطہ ہے۔
ہندوستان میں عورت اخلاق کا زیور اور عورت
کی زینت ہے۔ یورپ میں عورت کی ظاہری عزت
تو ہے مگر [illegible] عکس لیڈی کہتے ہیں گویا جیسے
ڈولی [illegible] جیسے تماشے کا [illegible] ہوتے ہیں
[illegible] لیتا ہے مگر باطنی عزت [illegible] نہیں۔ عورت کے
حسن کی کمائی میں [illegible] ڈھیل پڑ جاتی ہے [illegible]
سوسائٹی کی نگاہوں سے گر جاتی ہے۔ [illegible]

جانی دیوانی کے عالم میں رہتا ہے عورت خود [illegible]
میں بیٹی کو جہیز کے تو گھر میں ہو جاتی ہے۔ اسے
آرام ہو جاتا ہے اور اس کی بہبودی کرنے کا جوش
مرد کو ہوتا ہے وہ اس کی جوانی کی [illegible]
ہے وہ بہو بیٹی اور [illegible]

نرالی شان ہے عاشق کا [illegible] جاتے ہیں
[illegible]

بھلا اس سے زیادہ ایک عورت کی بے کسی اور کیا
ہوگی۔ برخلاف اس کے یہاں [illegible]
ہو [illegible]
ہیں اس بات کی طرف پہلے بھی اشارہ کر چکی ہوں کہ
ہندوستانی گھرانے میں بڑی بوڑھی عورت [illegible]
حاکم ہوتی ہے۔ بڑی بی [illegible]
والی [illegible] کہتے ہیں سوسائٹی اور
عیش پسند سوسائٹی [illegible] باقی نہ رہے [illegible]
کی عورتیں بھی اس لالچ میں کہ [illegible] جوان [illegible]
جائیں [illegible] اختیار کرتی ہیں [illegible]
رہ گیا؟ [illegible] نہیں کہ [illegible]
[illegible] کمال ہو گیا [illegible]
وہاں کی [illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible] کے سر پر [illegible]
بیان [illegible] کرتی ہیں مگر [illegible] نے اس قسم کی
[illegible]
سے محروم ہیں۔ خدا نے ہر چیز کی بناوٹ اس کے
مزاج اور عقائد کے مطابق بنائی ہے [illegible]
دینے والا قدرت کو [illegible]
نہیں وہ نقصان [illegible]
[illegible]
[illegible]
وہاں [illegible] اگر قسمت سے [illegible]
گیا تو [illegible] کے وقت [illegible]
[illegible]
[illegible]
دکھائے۔ [illegible] عورتوں کے [illegible]
بنائے گئے ہیں [illegible] ہوتے ہیں [illegible]

[illegible]
[illegible]
ہے۔ [illegible]
دوسری بات یہ کہ [illegible] کے [illegible]
[illegible]
بازار میں [illegible] ہے۔

[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
رہتا ہے۔

[illegible]
[illegible] بات [illegible]؟

ایسے بچوں کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
کے سر ہے۔

جب وقت آ گیا اور [illegible] صاحب [illegible]
کے [illegible] کے [illegible] تو [illegible]
[illegible]
سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ادا کرنے کی [illegible]
[illegible]
ہے اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عیب ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
کیوں؟ [illegible]

موڈاس مدرسی قراول کے دیکھنے کا عادی ہو گیا ہے جہاں کی تمام فرمائیں اسی کے استقبال کے لئے مخصوص ہیں گئیں وہ نام جنھیں سکے سدا بہار عورتیں ہیں بے پروا نہیں انھیں مرجھ ہے سوائے زوال کے ہمیں رکھا وہ سے کے پیچھے نئی نئی پوشاکوں اور زیورات کی ہمیں تلاش رہتی ہے جو خود ہی پڑھتا ہے سیکڑوں فضو پہرنے والے بی بی کی خدمت کرتے جاتے ہیں وہاں بھی وہی ہیں ہے میں خاندان کا گھر اجاڑ اور اجڑا ہوا گھر جو سے سوسائٹی کی تمام افراد کی لوٹ کھسوٹ خاندان گیا ہم ملے ہجاتے ہیں۔

چوتھے ہیں کہ تو خوشی کا نہ تو پاتھیکا اپنی سکت کا بھی نہ ملا تو انسیں عورت ناک میں لا لگی ہے بیگم صاحب باغ کے پیچھے تھے اور شخص سے ہی بھاگ آئی ہے گھر سے [illegible] جنھیں [illegible] نہیں کیا کرتیں جوانی کی بہار دیکھنے والے خود ہی [illegible] ہو گئے [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] کے ہوتے ہیں جوانی جہاں

پھر گڑیوں کو بنانے کی فکر ہیں ہیں اور جوش خوشی [illegible] والی بنتے جاتیں سے مل کے گیوں گانو کیا کو [illegible] کریں ہو جہاں ان عورتوں کا حال جنھیں بچوں کا جہاں پھر گڑیاں [illegible] کر خود لڑکیاں تیار لو سیاں پھرتے پھرتے [illegible] کی درست [illegible] کی ہیں وہ اپنی گڑیوں کو بنا سنوار کے جلسوں میں پہنچاتی ہیں کہ ان کے طفیل میں جہاں سے بات بیٹھا مزتج مل جائے بات وہ لڑکی سفارش کے امید [illegible] تعلیم ادا کر چکے ہے

[illegible] نہ فتنہ [illegible] روست
[illegible]

[illegible] ہے مجھکو بڑھیا نہ کسی کوئی ہیں تو وہ [illegible]
یہ سوئی اسی خیال کو ایک شاعر نے یوں ظاہر کیا ہے

لطف سے [illegible] جہاں میں صورت [illegible]
سات ہی پھر گزر ہے لیکن گھوں میں ہم ہے

اسی لطف کی عادت نے بڑھا ہے تک ایک مفلس

سن [illegible] کو بچانہ [illegible] وہ [illegible] سڑک کے کنارے اداچ بن کے بیٹھتی تھی اور جیسے ہی ادھر سے کوئی کوئی خوبصورت جوان گزرا بہت گنگنانے لگی کہ دسیاں دو مہندی ادا [illegible] خدا کے بے گودیں اٹھا کہ دو پہ ساتنے پھر چھپی ہے وہاں تک بھی [illegible] ہو گا سیاں اللہ تمھیں ہمیشہ جوان رکھے۔ اے [illegible] آئے پیچھے لینے جاؤ اسکی مٹھائی کھا تا

(ریاض آچھا)

[illegible]
[illegible]

# فن احمق سازی در اخبار بازی

مولانا [illegible] مشہور قول ہے کہ

[illegible] در جہاں باقی ست عقلش [illegible]

مدیروں کو تو بناکے اپنا الو سیدھا کرنا چاہا ہے مطلب ہے ازل سے احمق سازی کا جوہر کسی غیر مستحق کو نہیں دیا [illegible] تو ہر عقلمند کو احمق ساز بھی ضرورت ہے [illegible] بیٹے صبر نہیں کرتے کہ تمام دنیا کی فہرست بے دل سے [illegible] نظر ڈالنی پڑے گی یہ ہم کو کون حول ہے [illegible] کو اللہ میاں نے حکم دیا ہے

[illegible] السفہاء اموالکم

## [illegible] تاریخ مقررہ تسبیح تصفیہ [illegible] اشتہار نیلام

[illegible]

[illegible]

## سمن برغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

## سمن برغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

[illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ بیل ۔ اسکے متعلق کی جملہ اشیاء کا کارخانہ حافظ سیتا محمد رفیع صاحب باغ گلشن میں [illegible] ہیں

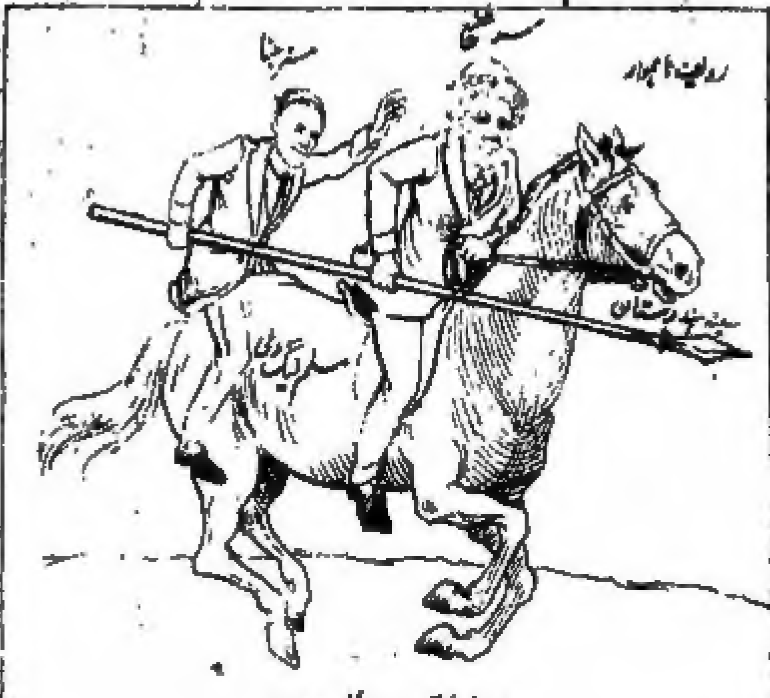
بے وقوفوں کو اپنا مال نہ کھلاؤ مگر عقلمندوں کو یہ حکم نہیں دیا کہ بے وقوفوں کا مال نہ کھاؤ وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ دنیا کی حماقت پسندی کے کھاتا ہے عقلمند بے وقوفوں کا جیب جیسے بینی تھوڑی دیر کے واسطے عقلمندی سے ہاتھ دھو ہے اور احمق ہی بن گئے دوسرے کی عقل پر نہ پا مارے - جنہیں کھانے پینے کی طرف سے اطمینان ہوا ہے ان کا دل تو خیالی منانے کا ذریعہ آزاد رہے سو رہتا ہے خواہ مخواہ کی خوشی میں حماقت کے اجزا صاف صاف نظر آتے ہیں لیکن انتقال حماقت وسفاہت کا دوسرا نام ہوا - ممکن نہیں کہ دولت گھر میں آئے اور سفاہت ساتھ نہ لائے - غریب اور مفلس بھی بے وقوف ہوتے ہیں اور وہ بھی اپنی حقیر پونجی کبھی کبھی حماقت کی نذر کر دیتے ہیں مگر وہ حماقت طبعی اور فطری ہوتی ہے نہ خود پیدا ہوتی - مفلسوں کا تذکرہ اس وجہ سے فضول ہے کہ ان کا دل ہی ٹھکانے نہیں ہوتا - نہ ہنسی خوشی کی آرزو نہ دور شوق کے پاس سے

ہنس سکے کیا کوئی اور کیا رو سکے
دل ٹھکانے ہو تو سب کچھ ہو سکے

لیکن احمق ساز عقلمندوں کو مفلس یا مفلوک بھی کام آئی دل جاتا ہے وہ اس عقل کے پاؤں چھونا نہیں کیا کام کی چیز ہے - جتنے انداز حماقت پیدا ہو جاتی ہے اتنے ہی دل عقل تیار کر لی جاتی ہے - دلوں کی طرز تعلیم بہ نذر گشتی کا جزو بنتا ہوا یاد ہ

نظر آتا ہے کہ ہم اس سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ نذر گشتی کا آل ہے دراصل نذری اور مشاعرہ دی کی جز اور ہے حماقت اور ان کا فرد تعلیم حماقت سے پیدا کیا جا سکتا ہے - اور یہی وجہ ہے کہ آج حماقت کو جتنا عروج ہندوستان میں حاصل ہے یورپ دنیا میں اور کہیں نہیں - ہندوستانیوں کو احمق بنانے کا عمدہ اس پہلے بھی عقل آتے ہیں اور ہندوستانی احمق سازوں کی بھی ملک میں کمی نہیں - بیرونی احمق سازوں کا رونا کانگریس بہت رو چکی مگر

الف لیلیٰ میں ایک حکایت ہے کہ ایک شہزادہ امیر زادہ مستقل کی تلاش میں اطلاف پھرتا پھرا کر ایک کانے بچے سے یہاں تک پہنچا مختصر راہ میں سے اور انہوں نے اس سے کہا میاں صاحبزادے عقلمند کر گئے اس نے اترا کیا اور یہاں شہر سے دور اسے اپنے ہمراہ لے گئے محل میں ایک عالی شان استاد بھی دکھایا ہے جو پہنچتے ہی شہزادہ صاحب نے کہا شکر ہے صاحبزادے ہم بچپن سے اس گھر میں ہیں مال و دولت کی بہار ہے پاس کچھ نہیں - تم ہمارے گھر کے مختار ہو - جب ضرورت ہو جہاں کر کے کھاؤ پیو - انتظام کر کے مگر شرط یہ کہ بتائے رہنا ہے کہ بتاؤ کہ روزانہ ہمارے کھانے پینے کا اہتمام کرتے رہو ہم کو یہ دونوں کے ہم ہو نہ قبول کرتے ہیں جیسا ہم کہیں گے - ہم دنیا بھر دیارہ دونوں تک نقدہ رہنا منظور نہیں جب عدم آباد سدھاریں اس وقت یہ دولت جب بیہ اور مکان تمہارا ہے مگر ایک شرط ہے کہ پابندی تم پر لازم ہو گی یعنی ہمارے کھانے کا سامان




عارضی اتحاد مائل بسقوط

* اے بھائی میں گرا!
* اس چوٹ لگے گی تو تمہارے پیر تزوں میں جندہ محفوظ ہے - چل میرے گھوڑے -

داخل مند بنا - امیر زادے منتقل میں کہا یہ میری جان کیا فرض ہے جو داخل ہو اس نے شرط منظور کر لی - دن بھر اس نے مکان کی درستی اور طعام کا انتظام کیا شام کو روشنی کی ایک پہر رات گزر رہے کے بعد ہو کا نے دروازے پر دستک دی اپنی جگہ سے اٹھے ایک کوٹھری کا دروازہ کھولا جس میں سیاہ فرش بچھا تھا بیچ میں شمع رکھی اور لگے سو ہو کر رونے روتے رونے ہچکیاں بندھ گئیں غش کھا کر گرے اور صبح تک اسی طرح پڑے رہے - امیر زادہ

احمقوں کے سامنے روٹی اور اہل عقل رومال کھولے بیٹھے لبوں اڑاتے ہیں - جب ہاتھ سے کوئی چیز اپنی حماقت کے جلتوں کھو جاتی ہے تو گرہ آتا ہے اسے جب سے نصیحت کی گئی ہے ۲۰ کھو کر اصل سا فائدہ سے وہ کچھ تم کھو چکے اس پر رنج نہ کرو خدا کرے وہ رسالہ جیت لینے تھیں اس چیز پر رنج کرنے کا حق نہیں جسکے تلف ہونے کی علت تو تمہاری نادانی ہے اس حکم میں مظلوموں کا رونا داخل جنہیں شے گنا ہوں پر ندامت کے آنسو بہانا خیال ہے -



## کفر و ایمان۔ ایمان کفر

ملا: نقش خوب است دو گو بیا دیدہ و دیکھاں سے کفرم چہ زیاں دارد گر نیک سرانجام ؟

مسٹر: تو ہم بدو برادو خواں سے ایمان بچہ کار آید گر راندہ درگاہ ہم ؟

کلکتہ کی قمیص اردو زری وکالاٹی کے کام سے مستورات کے کپڑے بنانا ہوں تو حافظ سیتا محمد شفیع صاحب باغ لکھنؤ کو آرڈر دیں۔



گل بصحرا بخود رستہ شگفت و بریخت
با باد صبا حکایتے گفت و بریخت

بدعہدی دہر بیں کہ در چند ایں روز
سر برزد و غنچہ کرد و بشگفت و بریخت

اگر آپ کو خوابیدہ جان پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا ہو تو اصغر علی محمد علی عطر ساز لکھنؤ کی دکان
سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ تازہ پائدار ہے۔ اصغر علی محمد علی زر فروش لکھنؤ

کر دیا تھا وہ خبر بھی نہ معلوم ہوگا۔ روتے روتے ایک ایک نے کہا کہ جو باقی ہے وہ بھی ہمارا ہوگا مگر جو دل کی بات تھی کہ ہر مہینے کی چاند رات کو ایک بڑھا [illegible] آباد کا پاسپورٹ لے کے چل دیتا تھا اور اسی ماتم کدے میں دفن کر دیا جاتا تھا۔ پانچ مہینے میں پانچ اصل روانہ ہوئے صرف وہ شخص باقی [illegible] امیر زادہ گزار رکھا تھا [illegible] بڑھے کی [illegible] کے بعد بچے صاحب نے اطلاع دی کہ وہ [illegible] ایک ہفتہ بھی روانہ ہو جائے گا۔ میاں صاحبزادے دیکھو اس کوٹھری میں [illegible] اس میں [illegible] خیال رہے ابھی رہ [illegible] یہ مکان تمہارا ہے یہ باغ تمہارا ہے۔ بعد مرگ تم اس ماتم کدہ میں مجھے بھی دفن کر دینا مگر ایک وصیت یاد رکھو خبردار اس مکان میں جو تہ خانہ ہے اسے کبھی نہ کھولنا۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ وقت گزرتا گیا ایک مہینے کا وقفہ ہی کیا۔ صبح سے شام اور شام سے صبح ہوتے ہوتے وہ بھی گزر گیا اور وہ نوبت آئی جب آخری بوڑھا بھی چل بسا۔ امیرزادے نے وصیت پر عمل کیا تجہیز و تکفین [illegible] سے فرصت پانے کے بعد وہ نہایت آسائش سے عمر بسر کرنے لگا۔ ایک مدت میں [illegible] خیال آیا کہ [illegible] چھپائی ہے [illegible] مصلحت [illegible] شکست ہوئی [illegible]

تام رہے کہ صاحبزادے نے قفل پر ضرب لگائی۔ قفل مصلحت ٹوٹا اور شامت کا دروازہ کھلا [illegible] تاریک تھا مگر تجلیاں کی آگ مشعل ساتھ ہولی نیچے اترے تو معلوم ہوا کہ یہ ایک راستہ ہے۔ ارادہ مضبوط تھا تو آگے بڑھے بہت دور چلے ہوں گے کہ ناکے برابر ایک سوراخ دکھائی دیا جس میں سے روشنی کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ یہ برابر بڑھتے گئے قریب شام اس سرنگ کے دہانے پر پہنچے۔ جہاں سے باہر آ کر دیکھا تو ایک دریا کے کنارے گھاٹ کے سنگی زینہ پر کھڑے ہیں۔ دریا [illegible] چھوٹی چھوٹی کشتیاں بندھی ہوئی ہیں ایک خوبصورت [illegible] ان عورتیں تفریح کر رہی ہیں۔ ان کے جھرمٹ میں ایک تھی [illegible] جس کی آراستگی اور [illegible] سے زیادہ تھی سر پر [illegible] کانوں میں بالیاں [illegible] نہایت حسین شہزادی کا دل [illegible] دفعتاً دونوں کی نگاہوں کی شست اٹھی عشق کی کمان میں دل کی بجلی جیسی ادھر سے پار نکلی ادھر وہ بھی [illegible] بسم اللہ [illegible] دونوں کشتی پر بیٹھ دوسرے کنارے پر جا [illegible] اب انہوں نے دیکھا کہ یہاں کوئی [illegible] بھی فرحت [illegible] شہزادی نے کہا کہ آپ گھبرائیے نہیں آج سے آپ ہی اس مقام کے [illegible]

یہاں پر کنیز ناچیز ہیں مگر [illegible] شہزادی کو ہر سال میں ایک ہفتے کے واسطے چند حرم کی خدمت میں بھی یہاں باقی [illegible] شب [illegible] قیام رہتا ہے۔ غرض تو آؤ بھگت ہوئی۔ سال بھر تک جام و دل آرام سے صبح و شام یہ سلسلہ رہا۔ جب سال ختم ہوا شہزادی [illegible] کی خدمت میں روانہ ہوئی چلتے وقت وصیت کی کہ یہ پیچھے دل بہلائیے سارا گھر پڑا ہے جلدی آج ہی کے دن یہاں آ جاؤں گی۔ فراق کا زمانہ بات کہتے کٹ گیا [illegible] مگر اپنے خدا کو مان کے سامنے والی کوٹھری کا دروازہ نہ کھولئے گا ورنہ پھر قیامت میں ملاقات ہوگی۔ وہ سمجھا بجھا کے چل دی۔ یہاں حرص مخالفت نے آنکھ دکھائی دو تین دن دل نے جبر کیا آخر تقاضائے [illegible] [illegible] آیا دروازہ [illegible] کھول [illegible] کے اندر [illegible] تھا [illegible] کوٹھری کر کے انہیں دیکھا [illegible] اور [illegible] کے دریا [illegible] یہ سمجھ کر گھوڑا نہایت [illegible] جب تک کوٹھری کے اندر تھا [illegible] شیر [illegible] کے نیچے سے [illegible] حرص [illegible] عراق و حجاز [illegible] [illegible] لے کے اڑ بھاگے۔ [illegible] میاں امیرزادے اس گھاٹ پر [illegible] کے [illegible] تھا [illegible] البتہ گھوڑے نے چلتے وقت حرص کی دونوں آنکھوں میں سے ایک پر دم سے ایسی چوٹ کی کہ وہ [illegible] ہو گیا۔ امیرزادہ صاحب کا قول ہے کہ اس وقت سے آج تک [illegible] کی طرح [illegible] اس ماتم کدہ میں رونا ہے [illegible] اپنے پیچھے کھو چکا ہے۔ گر [illegible] رونے سے کیا ہوگا کہ [illegible] ہندوستانی [illegible] بھی [illegible] کو کیا بگاڑ لینگے [illegible] عیش کا ماتم ہے [illegible] ماتم [illegible] حالت کا ہے جس نے [illegible] کے بھی [illegible] صاحب ہے کہ ایک [illegible] [illegible]

[illegible]

## لفافہ میں چند سوالوں کا جواب

آپ اپنے حسب منشا پانچ سوال نفع نقصان نوکری اور ترقی تبدیلی ... محبت وغیرہ کے متعلق لکھ کر ... ان کا جواب ... علم نجوم ... کے ساتھ ایک روپیہ ... لفافہ ... صاف ... حاصل کریں۔

[illegible]

### مجلدات اودھ پنچ [illegible]

اودھ کو [illegible] مضامین [illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

# غذائے روحانی

## معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible] میں آگ لگادی

اور

ایک گراموفون کی طرح سرود [illegible] بجانے کے [illegible] قواعد

[illegible]

## تاحال موسیقی کے [illegible] پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

[illegible]

تان سین کے عہد سے لیکر زمانہ حال تک [illegible] کی [illegible] کتاب پر [illegible]

### استاد محمد علی خاں

میاں تان سین سے آخری یادگار [illegible] لطف یہ کہ اگر آپ [illegible] سے ادا کرنے پر قادر ہیں [illegible] کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں [illegible] سے کام نکال سکتے ہیں اسکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز [illegible] محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا [illegible] ہندوستان کے [illegible] استادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

[illegible] خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ۔